بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

ٹیلیفون نمبر ۹۱ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۳۰۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۝ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

یوم سہ شنبہ

جلد ۳۱ | ۱۷ ماہ ظہور ۱۳۲۲ ہش | ۱۵ شعبان ۱۳۶۲ھ | ۱۷ اگست ۱۹۴۳ء | نمبر ۱۹۲

مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۱۶ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق صبح ۱۱ بجے بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت عام طور پر اچھی ہے گلے میں ابھی تکلیف ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

قادیان ۱۶ ماہ ظہور۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو سر اور کان میں درد کے علاوہ نزلہ کی بھی تکلیف ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

سیدہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین کو سر میں چکر اور آنکھوں اندھیر آجانے کے علاوہ اب بخار بھی ہو جاتا ہے۔ احباب ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا کریں۔

حضرت نواب محمد علی خاں صاحب وسیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ۱۴ اگست ڈلہوزی تشریف لے گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان — ۱۵ شعبان ۱۳۶۲ھ

احباب کرام کی خدمت میں ایک ضروری گزارش

بار بار توجہ دلانے اور عرض کرنے کے باوجود بہت ہی کم احباب الفضل کے لئے مضمون لکھنے کی تکلیف گوارا کرتے ہیں۔ حالانکہ جماعت احمدیہ کا علمی مقام ایسا بلند ہے۔ کہ اگر ہمارے احباب اس بارہ میں اپنا فرض ادا کریں۔ اور دست تعاون بڑھائیں۔ تو بہت تھوڑی سی توجہ سے اخبار کو بہت زیادہ دلچسپ اور بہت زیادہ مفید بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن حالت یہ ہے۔ کہ اخبار کے حجم میں اتنی کمی کے باوجود معقول مضامین اور مراسلات کی قلت محسوس کی جاتی ہے۔ اور اس وجہ سے بعض اوقات اخبار کو مرتب کرتے ہوئے تنوع کو ملحوظ نہیں رکھا جا سکتا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے سلطان القلم کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔ اور سلطان القلم کے خدام کے زمرہ میں داخل ہونے کا شرف رکھنے والے اگر اہلیت کے باوجود اپنے پریس کی قلمی اعانت سے باز رہیں۔ تو یہ یقیناً ایک بڑی کوتاہی ہے۔ ہماری جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے ایسے احباب ہیں۔ جن کی معمولی سی توجہ اخبار کو بہت زیادہ دلچسپ بنا سکتی ہے۔ اور ہم ان کی خدمت میں کئی بار یہ درخواست کر چکے ہیں۔ بلکہ ایک بار حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے بعض احباب کو نام بنام مخاطب کر کے اس طرف متوجہ کیا تھا۔ لیکن افسوس کہ یہ سب درخواستیں اور اپیلیں اس وقت تک بہت حد تک بے اثر ثابت ہوئی ہیں۔ اور بہت ہی کم دوست ہیں۔ جنہوں نے اس طرف توجہ کرنے کی ضرورت محسوس کی۔

مختلف علوم اور انکی شاخوں میں خاص طور پر دستگاہ رکھنے والے دوست اگر اپنے اپنے مذاق کی چیزیں نہایت اختصار کے ساتھ قلمبند کر کے اشاعت کے لئے بھجوائیں اور تبلیغی و تربیتی مضامین کے علاوہ دیگر مذاہب کے متعلق معلومات بہم پہنچانے اور ان کی سرگرمیوں سے آگاہ کرنے والے مضامین لکھتے رہیں۔ تو اخبار الفضل اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ایسا اخبار بن سکتا ہے۔ کہ جس کی مثال اخباری دنیا میں نہ ہو۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات وتقاریر کی اشاعت کے ساتھ اگر احباب بھی اس اخبار کی افادی حیثیت کو بڑھانے کیلئے اپنا اپنا حصہ ادا کرنے کی طرف توجہ فرمائیں۔ تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس اخبار کو صحیح معنوں میں انقلابی پرچہ بنایا جا سکتا ہے لیکن افسوس کہ جن احباب کو اس کے لئے مضامین لکھنے چاہئیں۔ وہ بہت ہی کم توجہ کرتے ہیں۔ اور توقع یہ رکھتے ہیں۔ کہ اخبار میں جو کچھ بھی ہونا ضروری ہے۔ وہ عملۂ اخبار خود بخود مہیا کرے۔ حالانکہ یہ قطعی طور پر ناممکن ہے بخصوصاً اس صورت میں کہ اندنوں عملہ نہایت ہی مختصر ہے۔

پس وہی گذارش جو پہلے بھی کئی بار پیش کی جا چکی ہے۔ ہم ایک بار پھر اس یقین کے ساتھ احباب کے پیش کرتے ہیں۔ کہ وہ ضرور سنی جائے گی۔

محکمہ ریلوے کی افسوسناک بدانتظامی

افسوس ہے۔ کہ ریلوے حکام نے پبلک کے مفاد کی طرف سے بالکل آنکھیں بند کر لی ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ جنگ کی وجہ سے محکمہ ریلوے کے لئے امن کے زمانہ کی سی تمام سہولتیں مہیا کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اس عذر کی بناء پر پبلک کی ایسی دقتوں کو رفع نہ کرنا جنہیں ریلوے حکام بآسانی رفع کر سکتے ہوں نہایت افسوسناک بات ہے۔

قادیان سے ایک گاڑی صبح چلتی ہے۔ جو امرتسر تک جاتی ہے۔ اس میں جینتی پورہ اور کتھونگل کے سٹیشنوں پر دودھ والوں کا اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ خدا کی پناہ! گاڑی پہلے ہی اپنی پوری مقدار سے زیادہ لدی ہوئی ہوتی ہے مگر ان سٹیشنوں پر بڑے بڑے دودھ کے برتنوں کی اتنی زیادہ تعداد ہوتی ہے۔ جو مسافروں کی برداشت سے باہر ہے۔ دودھ والے برتنوں کو تو مسافروں کے سر پھوڑتے اور پاؤں توڑتے ہوئے ڈبوں کے اندر دھکیل دیتے ہیں۔ اور خود بعض پائیدانوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور ایک بڑی تعداد انٹر کلاس کے ڈبوں میں گھس آتی ہے۔ جس سے انٹر تھرڈ سے بھی بدتر بن جاتا ہے۔ پائیدانوں پر کھڑے ہونیوالے اس امر کی قطعاً تمیز نہیں کرتے۔ کہ وہ مردانہ ڈبوں کے پائیدانوں پر کھڑے ہیں۔ یا زنانہ ڈبوں کے پائیدانوں پر۔ غرض زنانہ تھرڈ انٹر سیکنڈ۔ ڈبوں کے پائیدان ان لوگوں کی دستبرد سے محفوظ نہیں رہتے۔ ریلوے کے ملازمین یہ سب کچھ روزانہ دیکھتے ہیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے اور انہیں اس امر کا احساس تک نہیں ہوتا۔ کہ ان اُجڈ لوگوں کا زنانہ ڈبوں کے پائیدانوں پر قبضہ کرنا کیسے خطرناک نتائج پیدا کر سکتا ہے اور اس سے پردہ دار مستورات کو کس قدر تکلیف ہوتی ہوگی۔ علاوہ ازیں دودھ کا اس طرح لے جانا حفظان صحت کے اصول کے لحاظ سے بھی نہایت قابل اعتراض ہے۔ ریلوے حکام کو چاہیئے۔ کہ دودھ کے برتنوں کے لئے الگ ویگن لگانے کا انتظام کریں۔

بٹالہ سے قادیان آنے والی رات کی گاڑی بعض اوقات ڈبوں میں روشنی کے بغیر لائی جاتی ہے۔ چنانچہ ۲۶۔ جولائی کو ڈبوں میں روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اور گاڑی بغیر روشنی کے چلائی گئی۔ سخت تاریکی کی وجہ سے بعض مسافروں نے جن کی مستورات انٹر اور تھرڈ کے زنانہ ڈبوں میں تھیں۔ خطرہ کی زنجیر کھینچی۔ اور گارڈ نے عذر کیا کہ روشنی خراب ہو چکی ہے۔ اور درست کرنے کے لئے فٹر نہیں ہے اور اس وقت کچھ نہیں ہو سکتا۔ آخر پانچ میل تک گاڑی اسی طرح اندھیرے میں آئی۔ اور پھر خود بخود روشنی ہو گئی۔ چلتی گاڑی کے ڈبوں میں اس طرح تاریکی کا ہونا نہایت ہی خطرناک بات ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ مسافروں کے جان ومال کی ریلوے کو کچھ زیادہ پروا نہیں۔

نیز ان دنوں قادیان سے جانے والی اور باہر سے قادیان آنے والی کسی گاڑی میں ؎؎

؎؎ بھی پانی کا کوئی انتظام نہیں ہوتا جس سے مسافروں کو بے حد تکلیف ہوتی ہے۔ صبح چھ بجے جو قادیان سے جانے والی سب سے پہلی گاڑی کی روانگی کا وقت ہوتا ہے۔ قضائے حاجت کا وقت ہوتا ہے۔ بالخصوص اس وقت پانی کا نہ ملنا نہایت ہی تکلیف دہ امر ہے۔ ہم ریلوے حکام کی توجہ ان امور کی طرف مبذول کراتے ہوئے توقع رکھتے ہیں۔ کہ وہ ان باتوں کا فوری انسداد کریں گے۔ فی الحقیقت یہ امور ایسے نہیں

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب لیگوس میں

احمدیہ مسجد کا سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب

جناب مولوی فضل دین صاحب حکیم مبلغ نے لیگوس سے جو تازہ رپورٹ بھجوائی ہے۔ اس میں جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاتھ سے مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد رکھے جانے کے دلچسپ حالات تفصیل کے ساتھ لکھے ہیں۔ آپ کی رپورٹ درج ذیل ہے۔ (ایڈیٹر)

دیرینہ آرزو

مجھے اس سفر پر قادیان سے روانہ ہوئے اب گیارھواں برس شروع ہے۔ دو تین برس سے میرے دل میں کبھی کبھی یہ خواہش اٹھا کرتی تھی۔ کہ ہمارے معزز بھائی سر ظفر اللہ خان صاحب یورپ تو تشریف لے جاتے ہیں۔ کاش آپ ادھر بھی کبھی تشریف لائیں۔ اس سے میری غرض یہ ہوتی۔ کہ تا میں ان لوگوں کو دکھاؤں۔ کہ احمدیت نے اپنے حلقہ بگوش میں کیا تبدیلیاں کی ہیں۔ اسی غرض سے میں نے آپ کا ایک فوٹو بھی منگوایا جو ۱۹۳۷ء میں یورپ میں ملک معظم کی تاجپوشی کے موقعہ پر لیا گیا تھا اور جس میں آپ نے پگڑی باندھ رکھی ہے۔ اس سے میری دو غرضیں تھیں۔ اول ان لوگوں کو اس فوٹو سے داڑھی رکھنے اور دوسرے انگریزی ٹوپی کی بجائے پگڑی یا ٹوپی پہننے کی طرف توجہ دلانا۔ مگر اللہ تعالیٰ نے بھی کیا عجیب کام کیا۔ آجکل ہندوستان وغیرہ سے یورپ اور امریکہ آنے جانے والوں کو نائیجیریا سے ضرور گزرنا پڑتا ہے۔ چنانچہ ۱۹۴۲ء میں جب ملک سر فیروز خان صاحب نون ہائی کمشنر فار انڈیا کے عہدہ سے فارغ ہو کر ہندوستان واپس جا رہے تھے۔ اور مجھے جب پتہ لگا۔ تو میں ان سے جا کر ملا۔

لیگوس میں اچانک تشریف آوری

نومبر ۱۹۴۲ء میں جبکہ میں لیگوس سے ایک ہزار میل دور فاصلہ پر تبلیغی دورہ پر تھا۔ جس پر میں اپریل ۱۹۴۲ء سے نکلا ہوا تھا۔ اچانک مجھے لیگوس سے تار پہنچا۔ کہ حضرت چوہدری صاحب امریکہ کو جاتے ہوئے لیگوس میں دو راتیں ٹھہرے اور جماعت کے ساتھ جمعہ پڑھنے تشریف لائے تھے۔ اس تار کے پہنچنے پر طبعاً میری جو حالت ہوئی تھی اس کا اندازہ بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ چوہدری صاحب آئے۔ اور آ کر جا چکے تھے۔ میں کیا کر سکتا تھا۔ دو چار روز بعد جو چٹھی ملی۔ اس میں لکھا تھا۔ کہ آپ امریکہ تشریف لے گئے ہیں۔ اور فرماتے تھے کہ دسمبر کے اواخر میں واپسی پر پھر یہاں آئیں گے۔

چوہدری صاحب سے سنگ بنیاد رکھوانے کی تجویز

اس پر میں نے اپنا پروگرام مختصر کرنا شروع کر دیا۔ اور کوشش شروع کر دی۔ کہ دسمبر کے اواخر میں یہاں پہنچ سکوں۔ اور مکرمی چوہدری صاحب کی خدمت میں محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب کی معرفت عرض کی۔ کہ آپ اپنی آمد سے قبل ہمیں اطلاع بخشیں۔ خیر میں تو اپنا پروگرام مختصر کر کے یہاں پہنچ گیا۔ مگر مکرمی چوہدری صاحب کا ابھی کوئی پتہ نہ چلا۔ اس دوران میں ہم نے بھی یہ فیصلہ کیا۔ کہ آپ سے مسجد کا سنگ بنیاد رکھوایا جائے۔ کیونکہ آپ علاوہ اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی اور ایک نہایت ہی مخلص صحابی کے فرزند ہیں۔ اور اپنی ذاتی نیکی اور تقوےٰ کی دولت سے مالا مال ہیں۔ چنانچہ ہم نے امریکہ تار دے کر پوچھا کہ آپ کہاں ہیں۔ اور کب تک تشریف لاتے ہیں۔ دو ہفتوں کے بعد صوفی صاحب نے جواب دیا۔ کہ آپ تو انگلینڈ پہنچ چکے ہیں۔ اس پر ہم نے تار دیا۔ اور درخواست کی۔ کہ واپسی پر ہماری مسجد کا سنگ بنیاد رکھتے جائیں۔ چنانچہ کئی دنوں کے بعد شمس صاحب کا جواب آیا۔ کہ چوہدری صاحب نے سنگ بنیاد رکھنا منظور فرما لیا ہے۔ چنانچہ ہم نے تیاری تو شروع کر دی۔ مگر آپ کے یہاں پہنچنے کی تاریخ کا علم نہ تھا۔ اگرچہ میں نے چیف سیکرٹری صاحب گورنمنٹ آف نائیجیریا سے مل کر یہ بندوبست تو کر لیا تھا۔ کہ جونہی ان کو آپ کے آنے کا علم ہو۔ وہ مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیں۔ اور انہوں نے ایسا کرنے کا وعدہ بھی کیا۔ مگر خود ان کو بھی اصل تاریخ کا پتہ لگنا مشکل تھا۔ چنانچہ دو ہفتوں تک برابر ہم چشم براہ رہے۔

چوہدری صاحب کی تشریف آوری اور میری ملاقات

آخر گیارہ مارچ کو ایک بجے بعد دوپہر گورنمنٹ ہوس سے ٹیلیفون آیا۔ کہ آپ تشریف لے آئے ہیں۔ چنانچہ میں ۳ بجے بعد دوپہر گورنمنٹ ہوس میں گیا۔ باوجودیکہ آپ کئی دنوں کے سفر کی وجہ سے نہایت تھکے ماندے تھے۔ مگر آپ میری انتظار میں بیٹھے تھے۔ گورنر صاحب کے پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مجھے اپنے ہمراہ آپ کے کمرہ میں لے گئے۔ آپ نے مصافحہ اور معانقہ کا شرف مجھے بخشا۔

اخبار "الفضل" کی قدر و قیمت

خیریت اور مزاج پرسی کے بعد آپ نے سب سے پہلے الفضل کا دریافت کیا۔ کہ مجھے کس تاریخ تک پہنچ چکے ہیں۔ اس سے اہل دل لوگ آپ کی قادیان سے محبت کا پتہ لگا سکتے ہیں۔ کیونکہ الفضل کے ذریعہ ہی آپ کو وہاں کے حالات کا پتہ مل سکتا تھا۔ نیز اس سے وہ لوگ جو الفضل کے خریدار نہیں۔ اس کی ضرورت کا اندازہ لگائیں۔

نمازوں میں شرکت

خیر ہم نے بنیاد رکھنے کی تاریخ اور وقت کا فیصلہ کیا۔ اور میں پانچ بجے کے قریب آپ سے رخصت ہو کر اخباروں میں اعلان کرنے اور پوسٹر چھپوانے کے لئے آ گیا۔ آپ نے مغرب کی نماز جماعت کے ساتھ آ کر پڑھنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ تشریف لائے۔ جماعت سے ملے۔ اور پھر تشریف لے گئے۔ اگلے روز جمعہ کو تشریف لائے۔ میں نے عرض کی۔ کہ آپ جمعہ پڑھائیں۔ لیکن آپ نے فرمایا نہیں تم خلیفہ وقت کے نمائندہ ہو۔ تم ہی پڑھاؤ۔ اللہ اللہ آنانکہ پاک تر اند ترساں تر اند

سنگ بنیاد رکھنے کی کامیاب تقریب

ہماری خوش قسمتی سے گورنر صاحب جو دورہ پر تھے۔ اسی روز جبکہ چوہدری صاحب تشریف لائے واپس تشریف لے آئے۔ اور میری درخواست پر اس موقعہ پر تشریف لانا منظور فرما لیا۔ وقت چونکہ بہت تھوڑا تھا۔ اس لئے میں نے بڑے بڑے افسروں کو تو ٹیلیفون کے ذریعہ اطلاع کر دی۔ اور عوام کے لئے اخباروں میں اعلان کرا دیا۔ پوسٹر چھپوا کر بھی شہر کے مختلف حصوں میں راتوں رات چسپاں کرا دیئے۔ نیز لوکل ریڈیو کے ذریعہ بھی اعلان کرا دیا۔ خدا تعالیٰ کا بڑا ہی فضل ہوا۔ کہ ایک بہت ہی بڑا مجمع ہو گیا۔ حتیٰ کہ دو یورپین سپرنٹنڈنٹ پولیس اور پچاس کانسٹیبل انتظام کے لئے وہاں لگائے گئے۔ گورنر صاحب کے علاوہ حکومت نائیجیریا کے چیف سیکرٹری صاحب۔ فنانشل سیکرٹری صاحب۔ کمشنر آف پولیس۔ کمشنر آف دی کالونی۔ بحری محکمہ کے ڈائرکٹر۔ گورنر کی ایگزیکٹو اور لیجسلیٹو کونسلوں کے ممبر۔ دیگر یورپین اور افریقن معززین مجسٹریٹ وکلاء۔ تجار۔ لوکل چیفس علماء۔ حجاج وغیرہ وغیرہ ہر طبقہ اور مذہب کے لوگ وہاں آئے۔ ان کے علاوہ سر عزیز الحق صاحب جو ان دنوں لنڈن میں ہائی کمشنر فار انڈیا تھے۔ اور چوہدری صاحب کے ہمراہ ہندوستان جا رہے تھے۔ نیز سر John Colville بمبئی کے نئے گورنر وہ بھی آپ کے ہم سفر تھے۔ اس موقعہ پر موجود تھے۔

ایڈریس اور اس کا جواب

قرآن کریم کی تلاوت کے بعد میں نے ایک ایڈریس پڑھا۔ جس میں سلسلہ کی مختصر تاریخ۔ اس کی اشاعت اور ترقی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں اور موجودہ جنگ کا آپ کی پیشگوئیوں کے مطابق واقع ہونا اور حضرت خلیفۃ المسیح کی دعا کے ذریعہ انگریزوں کی فتح کا یقینی ہونا وغیرہ وغیرہ امور پر میں نے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مکرمی چوہدری صاحب نے تقریر کی۔ جس میں مسجد کی اغراض پر مختصراً مگر نہایت جامع طور سے روشنی ڈالی۔ اس کے بعد پتھر رکھ کر چوہدری صاحب نے دعا کی۔ پھر سر عزیز الحق صاحب نے مختصر تقریر کی۔ پھر گورنر صاحب نے تقریر کی۔ اور تقریب ختم ہوئی۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ افسوس کہ یہ تقریریں ضبط تحریر میں نہ لائی جا سکیں۔ مکرمی چوہدری صاحب کی تقریر کا لوگوں پر نہایت عمدہ اثر تھا۔

چوہدری صاحب کی سادگی اور دینداری

ایسے ہی آپ کی سادگی کا بھی عجیب اثر تھا۔

موسمی بخار سے پہلے
بخار کی حالت میں
اور بخار کے بعد
کوئن ٹیبلٹس ٹکیاں
ہر حال میں فائدہ مند ہیں
ملنے کا پتہ:۔ کوئن سٹورز قادیان
نوٹ:۔ کل کے اشتہار میں کوئن کے مصدق خلیل الدین احمد ہیں نام غلطی سے نہیں لکھا گیا۔

35

گورنمنٹ ہاؤس میں جب میں گیا۔ تو آپ صرف قمیص پاجامہ اور دہلی کی ساختہ جوتی پہنے بیٹھے تھے جیسے کہ ہم لوگ ہندوستان میں گھروں میں عام طور پر پہنتے ہیں۔ جب آپ باہر جاتے حتیٰ کہ اس تقریب کے وقت بھی آپ شلوار اچکن اور رومی ٹوپی پہنے تھے۔ آپ نے جب کبھی بھی تقریر کی تو ہمیشہ تشہد اور تسمیہ سے شروع کی۔ قرآنی آیات کو باقاعدہ پڑھا۔ صرف اُن کا مطلب ہی نہیں بیان کر دیا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جب بھی ذکر کیا۔ تو عربی میں "صلی اللہ علیہ وسلم" اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نام کے ساتھ "علیہ السلام" ہمیشہ کہا۔ تقریر ایسی آہستہ فرماتے کہ ایک گھنٹہ والا الفاظ بھی گن سکتا۔

مقامی مسلمانوں کی طرف سے استقبال اور ایڈریس

اس جگہ کے مسلمانوں نے آپ کا نہایت پُرتپاک استقبال کیا اور ایڈریس پیش کیا۔ مخرجین کی درخواست پر آپ ان کی مسجد میں بھی تشریف لے گئے اور اُن کو بڑے پُرزور الفاظ میں خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ وابستہ ہو جانے کی تلقین فرمائی۔

مسجد الفضل

ہماری جماعت کے دوست آپ کے استقبال اور مسجد کے سنگ بنیاد کی تقریب میں شمولیت کیلئے ...۹۰۰ میل تک سے تشریف لائے۔

اب مسجد خدا کے فضل سے قریب الاختتام ہے۔ نہایت معمولی سا کام رہ گیا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے اسکا نام "مسجد الفضل" تجویز فرمایا ہے۔ اور فرمایا یہ لنڈن کی پہلی مسجد بھی مسجد الفضل ہے۔ اس کا نام بھی مسجد الفضل رکھا جائے۔ اللہ تعالیٰ اسے صاحب فضل بنائے۔ آمین"

ہم اپنے ان تمام بھائیوں اور بہنوں کے مشکور اور ان کے لئے دُعائیں کرتے اور انکو جزاہم اللہ احسن الجزاء کہتے ہیں۔ جنہوں نے دنیا کے ہر کنارہ سے اس مسجد کیلئے چندہ دیا۔ نیز ہم صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبروں اور بالخصوص ناظر صاحب بیت المال کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے کوشش کر کے یہ چندہ ہمارے لئے کرایا۔ پھر اُن تمام محصلوں کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جنہوں نے اپنی مساعی جمیلہ سے یہ رقم اکٹھی کی اور سب سے بڑھ کر اپنے آقا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ الودود کا نہایت ہی ادب سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ جنہوں نے نہایت ہی شفقت سے اس چندہ کی فراہمی کی اجازت عطا فرمائی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ اور نہایت ادب سے حضور کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ حضور دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مسجد کو اس ملک میں اسلام اور احمدیت کی اشاعت کا مرکز بنا کر سلسلہ کی ترقی اور استحکام کا موجب اور نیکی اور تقویٰ کا مرکز اور ہمارے واسطے اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کا ذریعہ بنائے۔

خاکسار فضل الرحمٰن حکیم عفی عنہ از نیگوس۔

وصیتیں!

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو دفتر کو اطلاع کر دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

نمبر ۶۸۷۵ مسماۃ معصومہ بی بی زوجہ منشی محمد اسمٰعیل قوم ارائیں کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر تقریباً ۳۲ سال تاریخ بیعت اگست ۱۹۱۵ء ساکن قادیان ڈاکخانہ خاص قادیان ضلع گورداسپور۔ صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ ۳/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے میری جائیداد کوئی نہیں ہے۔ صرف میرا مہر مبلغ تین صد روپیہ جو بذمہ میرے خاوند مسمی محمد اسمٰعیل ہے۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت میرا جسقدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اسکے بھی ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی (نوٹ) میں خاوند معصومہ بی بی ذمہ وار ہوں کہ وصیت کی رقم ۱/۳ حصہ ادا کر دونگا۔ محمد اسمٰعیل بقلم خود

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا معصومہ بی بی موصیہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد صحابی موصی انسپکٹر وصایا موضع گکھڑ انوالی حال قادیان۔ گواہ شد:۔ ڈاکٹر مرزا عبدالکریم ریٹائرڈ موصی صحابی محلہ دارالعلوم قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل خاوند موصیہ معصومہ بی بی ۳/۳ ۲۰

نمبر ۶۸۶۱ مسماۃ محمد بی بی زوجہ شکر اللہ مدرس تحریک جدید قوم گھٹا اچینہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۹ء ساکن چک ۲۶۵ ڈاکخانہ گنگا پور ضلع لائلپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۳ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اسوقت حسب ذیل جائداد ہے۔ میرے زیورات میرے خاوند نے فروخت کر کے کچھ زمین گروی لی تھی ان زیورات کی مالیت اتنی بنتی ہے کہ جنکی قیمت ۲۰۰/- روپیہ تھی۔ اسکے علاوہ میرا ایکصد روپیہ حق مہر میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ تو کل مبلغ ۳ سو روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائیگی۔ اگر اسکے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کر دں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالکہ بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ محمد بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد:۔ بقلم خود محمد اسمٰعیل چک ۲۶۵ گ۔ب ضلع لائلپور۔ گواہ شد:۔ کاتب الحروف شکر اللہ مدرس تحریک جدید۔

ایک سَو نوجوانوں کی ضرورت

مجھے ایسے مخلص احمدی نوجوانوں کی ضرورت ہے۔ جو اپنے دل میں اس امر کا سچا جوش رکھتے ہوں۔ کہ وہ سیرت حضرت ام المومنین علیہا السلام کی اشاعت کے لئے اپنے اوقات کو قربان کر سکیں گے۔

اِتنی بڑی جماعت میں سے صرف سَو نوجوان

جن میں سے ہر ایک شخص یہ عہد کرلے۔ کہ وہ چالیس خریدار حضرت ام المومنین علیہا السلام کی سیرت کے بنالیگا اور وہ اُسوقت تک دم نہیں لیگا۔ جبتک وہ اتنی تعداد مہیا نہ کرلیگا۔

مجھے یقین ہے

کہ جماعت کا ہر فرد یقیناً اس کتاب کو خریدنے کے لئے تیار ہوگا۔ بشرطیکہ ہم ان کے پاس پہنچ سکیں۔ کیونکہ کوئی آدمی ایسا نہیں ہوگا۔ جسے حضرت ام المومنین کی ذات گرامی سے عقیدت نہ ہو۔ اس لئے چند نوجوانوں کی ہمت میری محنت کو کامیاب کر سکے گی۔

آگے بڑھیئے!

کتاب کی قیمت دو روپیہ بغیر محصول ڈاک۔ جو پیشگی اس پتہ پر بھیج دیجئے:۔

شیخ محمود احمد عرفانی ایڈیٹر الحکم معرفت حضرت سیٹھ عبداللہ بھائی الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ اکسفورڈ سٹریٹ (بہار) Secundrabad

آپکو اولادِ نرینہ کی خواہش ہے؟

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تحریر فرمودہ نسخہ، جن عورتوں کے ہاں لڑکیاں ہی لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کو شروع سے ہی دوائی

"فضلِ الٰہی"

دینے سے تندرست لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ قیمت مکمل کورس پندرہ روپے

مناسب ہوگا کہ لڑکا پیدا ہونے پر ایام رضاعت میں ماں اور بچہ کو اٹھرا کی گولیاں دی جائیں جن کا نام

"ہمدرد نسواں"

ہے تاکہ بچہ آئندہ مہلک بیماریوں سے محفوظ رہے

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمتِ خلق قادیان پنجاب

حبّ ایارج فیقراء

سر کی تمام بیماریوں مثلاً مالیخولیا، فالج، سکتہ۔ رعشہ۔ شقیقہ وغیرہ کیلئے بیحد مفید ہے قیمت ۸ر فی تولہ

طبیہ عجائب گھر قادیان

خادمہ کی ضرورت

ایک ایسی خادمہ کی ضرورت ہے جو گھر میں دن رات رہے اور چھوٹے بچوں کی خبر گیری کر سکے۔ مشاہرہ معقول۔ حسب عمر و تجربہ

معرفت منیجر الفضل قادیان

اخبار احمدیہ

بھامبڑی میں احمدیوں پر حملہ کے خلاف قرار دادیں (۱) انجمن احمدیہ جہلم نے ایک غیر معمولی اجلاس میں موضع بھامبڑی کے واقعہ پر جس میں مفسدہ پردازوں نے جماعت کے پُر امن لوہ معزز نہتے احباب پر جن کے ہمراہ چھوٹے اور نابینا بچے بھی تھے تیز دھار دار آلات سے حملہ کیا ہے۔ اسکی شدید مذمت کی۔ اور گورنمنٹ سے درخواست کی کہ ان مفسدہ پردازوں کے خلاف سخت کارروائی کرے۔

(۲) جماعت احمدیہ گوجرانوالہ نے جنرل اجلاس میں اس وحشیانہ اور ظالمانہ حملہ پر دلی رنج۔ نفرت اور سخت غصہ کا اظہار کیا جو موضع بھامبڑی میں پُر امن احمدیوں پر مخالفین احمدیت کی طرف سے اینٹوں۔ لاٹھیوں اور دیگر اوزاروں سے کیا۔ اس اجلاس میں جماعت نے پورے زور کے ذمہ دار کو توجہ دلائی۔ کہ اس معاملہ کی تحقیقات کر کے حملہ آور ظالموں کو سزا دی جائے۔

(۳) (۱) ایک غیر معمولی اجلاس میں جماعت احمدیہ کھرڑ پکا نے موضع بھامبڑی میں مخالفین کے ناروا اور ظالمانہ سلوک پر اظہار رنج کیا۔ اور حکومت کو توجہ دلائی۔ کہ ان مفسدوں کے خلاف سخت تر قدم اٹھائے اور سزا دے۔ (۲) نیز جماعت احمدیہ کھرڑ پکا نے اس اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں یہ یقین دلایا ہے۔ کہ جیسا کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہم اسلام اور احمدیت کے لئے ہر قسم کی قربانی چاہے وہ مال کی ہو یا عزت کی یا جان کی ہو ہر وقت کرنے کو تیار ہیں۔ اور حضور کے ہر حکم پر لبیک کہنے کے لئے کمر بستہ ہیں۔

خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ولادت باسعادت

قادیان ۱۵ ظہور۔ یہ خبر نہایت خوشی اور مسرت کے ساتھ سنی جائے گی۔ کہ آج ۳ بجے بعد دوپہر جناب میاں عبد الرحیم احمد صاحب کے ہاں اللہ تعالےٰ کے فضل سے دختر نیک اختر تولد ہوئی۔ ہم اس ولادت پر حضرت ام المومنین مدظلہا العالی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ اور خاندان کے دوسرے بزرگوں کی خدمت میں مبارک باد عرض کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مولودہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکات کا وارث کرے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے لئے بابرکت بنائے۔

تبلیغی دورے

مولوی چراغ الدین صاحب اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب دیالگڑھی ضلع راولپنڈی اور مولوی ظہور حسین صاحب بخارائی و مولوی محمد حسین صاحب مبلغ صوبہ سرحد کا تبلیغی دورہ کر رہے ہیں۔ ان کے پروگرام درج ذیل ہیں۔ متعلقہ جماعتوں کو چاہیئے کہ اپنے ہاں مبلغین کا وفد پہنچنے سے قبل جلسہ وغیرہ کا مکمل انتظام کر چھوڑیں اور اس کام کو مبلغین کے پہنچنے پر ملتوی نہ رکھیں۔ اور بھی جو تبلیغ و تربیت و تنظیم کے متعلق ضروری امور سر انجام دینے ہوں۔ ان کا اہتمام کر رکھیں۔

(۱) ضلع راولپنڈی۔ راولپنڈی شہر ۱۸ تا ۲۰ اگست ۱۹۴۳ء
خدم گجھا ۲۲ - ۲۳ " "
بھان منڈوال ۲۵ - ۲۶ " "
مری ۲۸ تا ۳۱ اگست ۱۹۴۳ء
گوجرخان ۲ ستمبر
چنگا بنگیال ۳ - ۴ ستمبر

(۲) صوبہ سرحد:- ۱۷ و ۱۸ اگست ۱۹۴۳ء نوشہرہ چھاؤنی۔ ۱۹ اگست مردان۔ ۲۰ و ۲۱ ملاکنڈ۔ ۲۲ مردان واپسی۔ ۲۳ صوابی۔ ۲۴ ٹوپی۔ ۲۵ و ۲۶ مردان۔ ۲۷ چارسدہ۔ ۲۸ و ۲۹ پشاور ۳۰ و ۳۱ کوہاٹ۔ یکم و ۲ ستمبر بنوں۔ ۳ و ۴ ستمبر ڈیرہ اسماعیل خاں۔ ۵ و ۶ ستمبر ٹانک۔ ۷ ستمبر تک واپسی قادیان۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

افسوسناک انتقال

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ ۱۴ اگست ۱۹۴۳ء بروز شنبہ صبح آٹھ بجے کے قریب چوہدری غلام حسین صاحب پنشنڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر آف سکولز محلہ دار الفضل کا سب سے چھوٹا لڑکا عزیز ناصر احمد صرف ۵ گھنٹہ کی قلیل علالت کے بعد فوت ہو گیا۔ مرحوم ایک ہونہار نوجوان تھا۔ اسی سال امتحان میٹرک میں ضلع جھنگ میں اول رہ کر وظیفہ حاصل کیا تھا۔ مرحوم نہایت خلیق اور ملنسار نوجوان تھا۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ ہمیں اس صدمہ میں مرحوم کے ضعیف العمر والدین۔ بہن۔ بھائیوں اور دیگر متعلقین سے دلی ہمدردی ہے۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

ماسکو ۱۶ اگست۔ موسیو سٹالن نے ایک خاص اعلان میں کہا ہے۔ کہ کارچیف پر روسیوں نے قبضہ کر لیا ہے۔ یہ مقام بریانسک محاذ کا آخری جرمن مورچہ ہے۔ سوویٹ افواج نے مزید ۲۰ شہروں اور ریلوے سٹیشنوں پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔ خارکوف کی بیرونی بستیوں میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ شہر کے باہر مغرب کی طرف ایک میدان میں جرمن پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ اور اپنا بہت سا جنگی سامان پیچھے چھوڑتے جا رہے ہیں۔ خارکوف کے اندر وہ اپنے جنگی سامان کو اپنے ہاتھوں برباد کرتے جا رہے ہیں۔ جس کی وجہ سے وہاں بڑے زور کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اور دھماکے ہو رہے ہیں۔ روسی توپیں بڑے زور کی گولہ باری کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ اگست محوری فوجوں سے سسلی کو خالی کرنے کی رفتار گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں اور بھی تیز ہو گئی ہے۔ فوجوں سے بھری ہوئی لاریاں اور گاڑیاں بڑی سرعت کے ساتھ مسینا پہونچ رہی ہیں۔ اتحادی پیشقدمی کو روکنے کے لئے جرمن ہٹتے ہوئے بارودی سرنگیں بچھاتے جاتے سڑکوں کو توڑتے اور دوسری روکاوٹیں پیدا کرتے جا رہے ہیں۔ ساتویں امریکی فوج مسینا کے مغرب اب صرف ۱۲ میل دور ہے۔ آٹھویں امریکی فوج رنڈازو کے مشرق میں اپنی پیشقدمی کو جاری رکھے ہوئے ہے۔ اس نے کوہ اٹنا کی شمال مشرقی ڈھلوان پر کیپ ملنسے کو دشمن سے چھین لیا ہے۔ مسینا کی راہ سے بھاگنے والی محوری فوجوں پر اتحادی طیارے بڑے زور کے حملے کر رہے ہیں۔ اٹلی کے جن مقامات پر سسلی سے بھاگنے والی فوجیں جا کر اترتی ہیں۔ ان پر بھی سخت بمباری کی جا رہی ہے۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے۔ کہ انگریزی جہازوں نے شنبہ کی رات کو میلان پر جو حملہ کیا وہ بہت سخت تھا۔ اس میں بلیڈا کے کارخانوں کو سخت نقصان پہونچا ہے۔ ان کارخانوں میں ہوائی جہاز۔ موٹر، ڈیزل انجن۔ مشین گنیں۔ ہاپسلر اور بجلی کا سامان تیار ہوتا ہے۔ بلیڈا کے نواح میں دوسرے صنعتی علاقوں کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ ۴۰ منٹ تک مسلسل بمباری کی گئی۔ گذشتہ تین روز میں میلان پر یہ دوسرا حملہ تھا۔ پہلا حملہ جمعرات کو ہوا۔ جس میں ایک ہزار ٹن بم گرائے گئے۔ میلان کے مرکزی ریلوے سٹیشن پر بھی سخت حملہ کیا گیا۔

لنڈن ۱۶ اگست۔ مسٹر چرچل پریذیڈنٹ روزویلٹ کے ساتھ تین دن بات چیت کرنے کے بعد واپس کیوبک آ گئے ہیں معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر انتھنی ایڈن بھی سرجان ڈل کے ساتھ اس کانفرنس میں شرکت کریں گے۔

لنڈن ۱۶ اگست اطالوی حکومت نے روم کو کھلا شہر قرار دیئے جانے کا جو اعلان کیا ہے۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر چرچل غور و خوض کے بعد اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں گے۔

واشنگٹن ۱۵ اگست۔ امریکی طیاروں نے بورنیو میں تیل کی اہم بندرگاہ بالک پاپن پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس حملہ کے لئے انہیں ۲½ ہزار میل سے زیادہ سفر طے کرنا پڑا۔ جو ریکارڈ ہے۔ اس سے قبل اتنے فاصلہ پر ہوائی حملہ نہیں کیا گیا تھا۔ اس جگہ ۱۵ لاکھ ٹن تیل نکلتا ہے جاپانیوں نے یہاں اڑن کشتیوں کی چھاؤنی بھی بنا رکھی ہے۔ بحری جہازوں کی بھی یہ اہم بندرگاہ ہے۔

لنڈن ۱۵ اگست۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ غیر جانبدار ملکوں کے اخبار جنگ کے نتائج پر اظہار رائے کرتے ہوئے یہ لکھنے لگے ہیں۔ کہ جرمنی شکست کھائے گا۔ سوئٹزرلینڈ کے ایک اخبار نے حال میں یہی لکھا ہے۔

نئی دہلی۔ کونسل آف سٹیٹ میں کمانڈر انچیف ہند نے کہا۔ کہ گزشتہ تین سال میں ہندوستان میں جنگی قیدیوں کے رکھے جانے پر ۱۵ کروڑ ۱۲ لاکھ روپیہ خرچ ہوا ہے۔ اور یہ تمام گورنمنٹ برطانیہ پر پڑا ہے۔ سیکرٹری خزانہ نے کہا۔ کہ امریکن فوجوں کی تنخواہ حکومت امریکہ اپنے زیر انتظام ادا کرتی ہے۔ ان میں سے کسی کو بھی حکومت ہند کی طرف سے کچھ نہیں دیا جاتا۔ صرف ان کی خوراک وغیرہ کے اخراجات کا کچھ حصہ قرضہ پٹہ قانون کے ماتحت حکومت ہند پر پڑتا ہے۔